۱۰۔قال رسول اللہ ﷺ: کُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ۔(مسلم)

رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: ہر ایک بدعت گمراہی ہے۔

۱۔ سب سے پہلے بدعت کو سمجھنا چاہیے کہ بدعت کسی کہتے ہیں۔۔۔

دین میں کسی کام کا زیادہ یا کم کرنا، جس کی اصل کتاب و سنت سے نہ ہو، اور جو صحابہؓ، تابعین اور تبع تابعین کے دور کے بعد ہوا ہو، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے کرنے کی اجازت منقول نہ ہو، نہ قولاً، نہ فعلاً، نہ صراحتاً، نہ اشارۃً، اور اس کو دین اور ثواب کا کام سمجھ کر کیا جائے۔

۲۔ ہمارے معاشرے میں بہت ساری بدعات رائج ہوئی ہیں جن میں چند یہ ہیں

۔۔۔

برسی، میلاد، سوئم، چالیسواں، قبروں پر بتیاں جلانا اور پھول چڑھانا، عید میلاد النبی منانا اور ربیع الاول میں جلوس نکالنا اور چراغاں کرنا، ماہ صفر کو منحوس سمجھنا وغیرہ وغیرہ۔۔۔

۳۔ اگر کوئی شخص عبادت و نیکی اور ثواب کا کوئی ایسا کام کرے گا جس کا وجود آنحضرت ﷺ کے مبارک دَور میں نہیں تھا۔ اور خلفاء راشدین کا سنہرا دور بھی اس کام سے خالی نظر آتا ہے۔ اور اصحابِ رسول بھی وہ کام نہیں کرتے تھے، آج کوئی شخص اس کام کو نیکی اور دین سمجھتا ہے تو وہ سراسر فریب اور دھوکہ اور غلط فہمی میں مبتلا ہے۔ وہ کام ثواب اور دین نہیں ہو گا بلکہ بدعت ہو گا۔

۴۔ آج اگر کوئی شخص ایسا کام کرتا ہے جو کام آنحضور ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے مبارک دَور میں نہیں تھا، اور پھر وہ شخص اس کام کو نیکی اور دین اور ثواب سمجھتا ہے وہ عملی طور پر اس بات کا دعویدار ہے کہ (معاذ اللہ) اللہ کا بھیجا ہوا دین ناقص ہے جس میں نیکی اور ثواب کا یہ کام بیان نہیں ہوا۔ جو آج میں نے سمجھا ہے۔

اسکے علاوہ وہ شخص اس بات کا بھی مدعی ہے کہ نیکی کی جس بات کا اور ثواب کے جس کام کا آج مجھے علم ہوا ہے۔ (معاذ اللہ) آنحضرت ﷺ اور اصحاب رسول رضی اللہ عنہم اجمعین کی قدوسی جماعت کو بھی نیکی کے اِس کام کا علم نہیں تھا۔ یا ان کو علم تو تھا، مگر امت کو بتانے میں بخل کر گئے۔ اور اللہ کے پیغام پہنچانے

میں کوتاہی بھی کی اور خیانت بھی اور اس طرح کا گمان آنحضرت ﷺ کے بارے میں رکھنا واضح کفر ہے۔

۵۔ ہر گنہگار کو توبہ کی توفیق نصیب ہو جاتی ہے مگر بدعتی کو توبہ کی توفیق نصیب نہیں ہوتی۔ اسلئے کہ ہر گنہگار گناہ کرتا ہے گناہ سمجھ کر، زانی زنا کرتا ہے تو زنا کو گناہ سمجھتا ہے، چور چوری کرتا ہے گناہ سمجھ کر، قاتل قتل کرتا ہے تو قتل کو گناہ سمجھتا ہے، ڈاکو ڈاکہ مارتا ہے گناہ سمجھ کر، جھوٹا شخص جھوٹ بولتا ہے، کوئی غیبت کرتا ہے، کوئی چغل خوری کرتا ہے، تو اسے گناہ سمجھتا ہے۔ غرضیکہ ہر گناہ جو انسان کرتا ہے وہ اسے گناہ سمجھتا ہے، اس لئے زندگی کے کسی موڑ پر اُسے توبہ کی توفیق نصیب ہو جاتی ہے۔ مگر بدعتی شخص بدعت کا عظیم اور گھناؤنا گناہ کرتا ہے، مگر اسے دین اور نیکی سمجھتا ہے تو اب وہ نیکی سے توبہ کس طرح کرے، توبہ تو گناہوں سے ہوتی ہے۔

امام الانبیاء سرورِ کائنات حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے اسی حقیقت کو بیان فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ حَجَبَ التَّوْبَةَ عَنْ كُلِّ صَاحِبِ بِدْعَةٍ (طبرانی)

بے شک اللہ تعالیٰ ہر بدعتی پر توبہ کا دروازہ بند کر دیتا ہے۔

۶۔ ہر نیکی کا کام نیکی نہیں ہو گا۔ اور وہ کام بھی دین اور نیکی نہیں ہو گا جسے ہم نے از خود نیکی اور ثواب سمجھ لیا ہے، بلکہ نیکی وہ ہے جس پر آنحضرت ﷺ کی مہر لگی ہو، جو اصحابِ رسول رضی اللہ عنہم اجمعین سے ثابت ہو۔

انسان کا ہر عمل اور ہر عبادت چاہے کتنا ہی خوبصورت کیوں نہ ہو، بظاہر وہ عمل کتنا ہی خوشنما کیوں نہ ہو، وہ کام اور وہ عمل اس وقت تک عبادت اور نیکی نہیں ہو گا جب تک آنحضرت ﷺ اور اصحاب رسول رضی اللہ عنہم اجمعین سے ثابت نہیں ہو گا۔

۷۔ جو شخص بھی دین کا اور نیکی کا کوئی کام کرنا چاہتا ہے اُسے دیکھنا اور پرکھنا ہو گا کہ آیا حضور ﷺ اور اصحابِ رسول رضی اللہ عنہم اجمعین نے یہ کام کیا تھا؟ یا اس کام کے کرنے کا حکم دیا تھا؟ اگر آنحضرت ﷺ کی مبارک زندگی اور اصحابِ رسول رضی اللہ عنہم اجمعین کی زندگیوں میں وہ کام ہوا، انھوں نے وہ کام کیا، یا کرنے کا حکم دیا تو پھر وہ کام دین بھی ہو گا، ثواب بھی ہو گا اور باعث رحمت بھی ہو گا۔

لیکن اگر وہ کام آنحضور ﷺ سے ثابت نہیں! آپ نے اس کام کے کرنے کا حکم نہیں دیا! اور اصحابِ رسول رضی اللہ عنہم اجمعین کے زمانے میں وہ کام نہیں ہوا۔ حالانکہ سبب موجود تھا اور وہ یہ کام کر سکتے تھے مگر انھوں نے نہیں کیا! تو وہ کام بظاہر کتنا ہی خوبصورت اور خوشنما کیوں نہ ہو! وہ کام بظاہر نیکی اور ثواب کا کام لگ رہا ہو! وہ نیکی اور ثواب نہیں ہو گا؛ بلکہ بدعت اور ضلالت ہو گا!! باعث ذلت اور موجب عذاب ہو گا۔

خلاصہ یہ ہے کہ عبادت و نیکی اور دین کا ہر کام کرتے ہوئے پرکھنا ہو گا۔ اور دیکھنا ہو گا کہ آنحضرت ﷺ اور اصحاب پیغمبر رضی اللہ عنہم اجمعین کا اس بارے میں کیا عمل تھا۔ اگر اس کا ثبوت آنحضرت ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے دور سے مل جائے تو وہ کام سنت ہو گا۔ ثواب ہو گا، نیکی ہو گا، دین ہو گا، خدا کی رضامندی کا موجب اور آنحضرت ﷺ کی خوشنودی کا سبب ہو گا۔ اگر اس کام کا ثبوت اور نام ونشان آنحضرت ﷺ سلم کی سیرت و سنت

میں بھی نہ ہو، اصحاب رسول رضی اللہ عنہم اجمعین کے اعمال سے بھی نہ ہو، تو پھر وہ کام بظاہر کتنا ہی خوشنما کیوں نہ ہو۔ بظاہر نیکی معلوم ہو وہ سنت اور دین نہیں ہو گا بلکہ بدعت، ضلالت اور گمراہی ہو گا، وہ کام غضب خداوندی کا موجب ہو گا، رسول انور ﷺ کی ناراضی کا سبب ہو گا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین